سلسلہ تربیت اسلامی کراچی

ترتیب وتالیف

مولانا مختار حسین ثقفی

جھوٹ

ناشر

محمد امین مرچنٹ

وکیل حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ العالی

With Compliment
From
MOHAMMAD AMIN MERCHANT

تربیت اسلامی

تربیت اسلامی

جھوٹ

(قرآن واحادیثؑ کی روشنی میں)

ترتیب وتالیف

مولانا مختار حسین ثقفی

سلسلۂ تربیت اسلامی نمبر 12

ناشر

محمد امین مرچنٹ

وکیل حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید علی حسینی السیستانی مد ظلہ العالی

تربیت اسلامی

تربیت اسلامی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

عنوان کتاب	**جھوٹ** (قرآن واحادیث کی روشنی میں)
ترتیب وتالیف	مولانا مختار حسین ثقفی
مدیر اعزازی	محمد علی الیف مرچنٹ

سلسلہ تربیت اسلامی نمبر 12

صفحات	48
تعداد	1000
مطبع	اے ایم پرنٹرز
طبع اول	نومبر 2004ء

ناشر **محمد امین مرچنٹ**

وکیل حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید علی حسینی السیستانی مد ظلہ العالی

G-300 زہرا گارڈن شاہنواز بھٹو روڈ، سولجر بازار، کراچی (پاکستان) فون: 7212451-7236433

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
عرضِ مؤلف	5
عرضِ ناشر	7
پیش لفظ	11
تقریظ	12
جھوٹ قرآن واحادیث ﷺ کی روشنی میں	13
جھوٹ کی مذمت میں آیاتِ قرآنی	13
جھوٹ بولنے والا مومن نہیں ہوتا	14
جھوٹا شخص ملعون ہے	14
جھوٹے کا سیاہ چہرہ	15
جھوٹ کا گناہ شراب سے بڑھ کر ہے	15
جھوٹے شخص کے منہ سے بدبو کا آنا	16
ملائکہ کا اظہارِ نفرت	16
جھوٹ اثم اور گناہ ہے	17
جھوٹ فسق ہے	17
جھوٹ ایمان کو خراب کردیتا ہے	17
جھوٹ ایمان کا ذائقہ چکھنے سے محروم کردیتا ہے	17
جھوٹ سے کینہ دشمنی پیدا ہوتی ہے	18
جھوٹ سے انسان کا اخلاق خراب ہوتا ہے۔	18
جھوٹے پر خدا لعنت بھیجتا ہے	18
جھوٹے پر فرشتوں کی لعنت ہے	18
جھوٹے کے منہ سے بدبو کا خارج ہونا	18
جھوٹ برائیوں کی چابی ہے	19
جھوٹ فسق و فجور ہے	19
جھوٹے پر ستر ہزار فرشتوں کی لعنت	19
جھوٹ منافقت کی علامت ہے	19
جھوٹے سے مشورہ کرنے کی ممانعت	19
جھوٹ بدترین بیماری ہے	20
جھوٹ شیطان کے ہاتھ کی زینت ہے	20
جھوٹ بدترین چیز ہے	20
جھوٹ جہنم میں داخل ہونے کا ثمرہ ہے	20
جھوٹ سے نسیان کا مرض پیدا ہوتا ہے	21
جھوٹے پر سخت عذاب ہوگا	21
جھوٹا شخص نمازِ شب سے محروم رہتا ہے	22
جھوٹ سے انسانیت ختم ہوجاتی ہے	22
جھوٹ ہدایت سے دوری اور گمراہی کا سبب ہے	23
جھوٹ ایمان سے دوری کا باعث ہے	23

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
جھوٹ میں ہلاکت ہے	23
جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے	23
جھوٹے کو بھائی اور دوست نہ بناؤ	23
جھوٹ بولنے اور اسراف کرنے والے کو خدا ہدایت نہیں کرتا	24
جھوٹا فقط دیکھنے میں انسان نظر آتا ہے مگر درحقیقت	24
جھوٹ خواہ کیسا بھی ہو	24
ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے	25
جھوٹ کے مختلف مراتب و درجات	25
اللہ، رسولؐ، امامؑ کے خلاف جھوٹ	25
احادیثؑ اور آیات قرآنی کو اپنے مطالب کیلئے استعمال کرنا	26
خدا کے خلاف جھوٹ	27
پیغمبرؐ اور امامؑ کے خلاف جھوٹ	27
روایات کو سند کے ساتھ نقل کریں	28
جھوٹی قسم اور گواہی سے اجتناب	29
مذاق میں جھوٹ	30
جھوٹ سے مکمل اجتناب	30
جھوٹ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے	33
مثال میں جھوٹ	34
امام حسنؑ نے مثال بیان فرمائی	35
جھوٹ سننا بھی حرام ہے	35
توریہ کیا ہے	36
توریہ کی اقسام	37
جہاں تک ہو سکے توریہ کریں	38
دو مقام جہاں جھوٹ بولنا جائز ہے	38
مسلمانوں کے نجات کیلئے جھوٹی قسم	39
مالی نقصان اور جھوٹ	40
دو مومنوں کی صلح صفائی کیلئے جھوٹ	41
دوسروں کے سخت پیغام	41
لوگوں کے درمیان مصالحت	42
جنگ میں جھوٹ	43
بیوی سے وعدہ	43
عبادت اور جھوٹ	44
اقرار رسالت و امامتؑ اور جھوٹ	44
ائمہؑ سے جھوٹ	44
ہر شخص کے مختلف مراتب	45
یقین اور انحراف	46

عرضِ مؤلّف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

الحمدللہ رب العالمین والعاقبہ للمتقین والصلوٰۃوالسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین حبیبنا وشفیع ذنوبنا وطبیب نفوسناحبیب الہ العالمین ابی القاسم محمدٌ وعلیٰ آلہ الطبین الطاھرین المعصومین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم وغاصب حقوقھم ومنکر فضائلھم اجمعین ہ اما بعد

تمام تعریفیں اس پروردِگار کیلئے ہیں جو عالمین کا رب ہے، درود، سلام ہو اس عظیم ہستی پر جو تمام انبیاء کا سردار اور کائنات کی خلقت کا موجب ہے اور درود، سلام ہو آپ کی پاک پاکیزہ، مطہر آل پر جو آپکے بعد کائنات کے ہادی وراہنما بنے، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کی فلاح و بہبود صرف اور صرف اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے سے ممکن ہے۔ کیونکہ اسلام کے بتائے ہوئے اصول اور قوانین سے ہر دور اور ہر مقام پر استفادہ کیا جاسکتا ہے اور مسلمان ہونے کے ناطے سے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ انبیاء و مرسلین و آئمہ علیہم السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے علم کی روشنی کو ہر طرف پھیلائیں ۔ زیرِ نظر کتاب میں اسی مقدس مقصد کے تحت، اس جدید ترین دور کے ایک اہم موضوع ''کِذب'' (یعنی جھوٹ) پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے، اُمید ہے کہ قارئین محترم اس سے استفادہ فرماتے ہوئے نہ یہ کہ آیات، احادیث ﷺ اور فرامین آئمہ طاہرین علیہم السلام پر عمل کریں گے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ میری حوصلہ افزائی بھی فرمائیں گے۔

میں خداوندِ تعالیٰ سے بحقِ محمدؐ وآلِ محمدؐ یہ امید کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کو زادہ

راہ بنائے اور اپنی خالص عنایات و برکات نازل فرمائے اور میری لغزشوں سے درگذر فرمائے۔

میں محترم جناب محمد امین مرچنٹ صاحب وکیل آیۃ اللہ العظمیٰ سیستانی مدظلہ العالی کا شکر گزار ہوں، جنہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے تبلیغی سلسلہ کو شروع کیا ہے یہ نہ صرف دینِ مبینِ اسلام کی خدمت ہے بلکہ ایک مقدس فریضہ ہے، جس کے ذریعے سے معاشرے کے ہر فرد کی اصلاح ممکن ہے۔ میں دُعا گو ہوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ بحق محمدؐ وآل محمدؐ محترم جناب محمد امین مرچنٹ (وکیل آیت اللہ سیستانی مدظلہ العالی) کی توفیقاتِ خیر میں مزید اضافہ فرمائے۔ (آمین)

آخر میں قارئین محترم سے ملتمس ہوں کہ میرے محسن و مربّی حجۃ السلام والمسلمین سرکار علامہ محسن ملت آقائی سید صفدر حسین نجفی قدس سرہ کیلئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائیں۔

والسلام

احقر

مختار حسین ثقفی

(امام جمعہ مسجد حسینی محمود آباد کراچی)

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

"الحمد لاھلہ و الصلوۃ علی اھلھا"

ہمارے معاشرے میں جھوٹ، رشوت، غیبت، Intolerence اور اسی طرح کی نفس کی بہت سے بیماریاں (جن پر ہماری مزید کتابیں آ رہی ہیں) اسطرح رچ بس گئی ہیں کہ مومنوں کو ان سے بچنا مشکل ہو گیا ہے اگر کوئی ان سے مکمل طور پر بچنا چاہے تو بعض صورتوں میں اس کی یہ حالت ہوتی ہے۔

ہے غیر تو پھر غیر ہی اپنا بھی پرایا
دنیا میں تجھے جینے کا انداز نہ آیا

(علی آذر)

لیکن اگر ہم اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں تو ہمیں ان برائیوں سے بچنا ہے، چاہے جو بھی حال ہو۔ ہمارے معاشرے میں ایسے بہت سارے مؤمنین مل جائیں گے، جو ان برائیوں سے دور ہیں اور ہمیں ہر حال میں ان برائیوں سے دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ہمارے زوال پذیر معاشرے کی ایک بیماری "جُھوٹ" ہے۔ یہ ہمارا "Second Nature" بن چکا ہے۔ جُھوٹ ہماری زبانوں پر اس طرح آتا ہے جیسے یہ بہت ضروری ہو۔ ہم کئی اور اخلاقی بُرائیوں کے ساتھ اِس بُرائی کو اِسقدر اپنا چکے ہیں کہ اِس بات کا احساس تک نہیں رہا کہ ہم کوئی غلط کام کر رہیں ہیں۔ آپ نے ایسے لوگوں کو ضرور دیکھا ہو گا جو آپ کے سامنے کوئی بات کہہ کر منٹوں میں مُکر جاتے ہیں۔

اس پر ستم ظریفی یہ کہ نہ وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہوتے ہیں نہ گھبراتے ہیں۔

جہالت کی حد تو یہ ہے کہ بعض اوقات اکثر لوگ جھوٹ بول کر فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے دوسرے شخص کو بے وقوف بنادیا ہے۔

دو شخص آپس میں بات کرتے ہیں تو ایک دوسرے کی بات پر بھروسہ نہیں ہوتا۔ اُٹھتے بیٹھتے ہم جھوٹ بولتے ہیں۔ چاہے ہم "Business Man" ہوں، نوکری پیشہ ہوں یا "Professional" ہوں۔ (مثلاً ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ) کبھی ہم اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں تو کبھی تفریحِ طبع کیلئے۔ اور بحمد للہ نہ صرف ہم مسلمان بلکہ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں۔

منافقت کا یہ عالم ہے کہ بقول شاعر

میں سچ کو جھوٹ کہوں آپکا یہ فرمانا

حضور دار سجائیں مجھے ہے مَر جانا

افسوس کی بات یہ ہے کہ جو لوگ جانتے ہیں کہ جھوٹ گناہِ کبیرہ ہے یا جو اشخاص اپنے آپکو مذہب سے قریب سمجھتے ہیں وہ جھوٹ بول کر اُسکا جواز بھی پیدا کر لیتے ہیں۔ صرف یہ نہیں بلکہ وہ ہر غلط کام کا جواز پیدا کر لیتے ہیں اسکا مطلب یہ ہوا کہ

ومکروا مکر اللہ واللہ خیر الماکرین

ترجمہ:۔ جنھوں نے مکاری کی اللہ نے اُن کے خلاف تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ (آلِ عمران آیت ۵۴)

مکر کے معنی:۔ دھوکہ، فریب، چال بازی، دغابازی، ریا کاری۔

بعض صورتوں میں لوگ جنت الحمقاء میں رہتے ہیں۔ یہ عام طور پر "Power Full" اور دولت مند ہوتے ہیں۔ انکے حواری انکی اَنا (Ego) کو اتنا موٹا تازہ کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی ہر بات کو صحیح سمجھتے ہیں۔ جھوٹ بول بول کر وہ اپنے جھوٹ کو بھی سچا سمجھتے ہیں۔

سچائی کا جو دیوتا خود کو سمجھتے ہیں
وہ جھوٹ بولنے میں مہارت بھی رکھتے ہیں
(علی آذر)

آج کل کے حالات میں جو شخص بزدل ہو یا سچ بولتے ہوئے اپنے ذاتی مفاد پر نظر رکھے وہ کبھی سچ نہیں بول سکتا۔

اکثر لوگ سچ کی طرف دیکھنے سے گھبراتے ہیں، اسکے متعلق میں زیادہ کچھ نہیں کہوں گا۔صرف یہ شعر ہی کافی ہے۔

کیوں آئینے میں دیکھنے سے خوف کھاتا ہے
آئینہ اصلی چہرہ ہی سب کو دکھاتا ہے
(علی آذر)

کہیں ایسا تو نہیں کہ میں مومنوں پر تہمت لگا رہا ہوں (اس صورت میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کی بھیک مانگتا ہوں)

لیکن میں مومنوں سے ایک بات کی درخواست ضرور کرونگا کہ آیئے ہم سب آج رات کو سونے سے پہلے اِس بات کا جائزہ لیں کہ دِن بھر میں ہم نے کتنا سچ اور کتنا جھوٹ بولا۔

اسلام دینِ فطرت ہے اور دینِ امن و آشتی ہے، اِسکا ہر حکم فِطرت کے عین مطابق ہے، وہ انسان کی کمزوریوں سے واقف ہے۔اور انسان کی بھلائی چاہتا ہے مثلاً جب انسان کی زندگی خطرے میں ہو تو وہ تقیہ کر کے جھوٹ بول سکتا ہے۔یا کوئی سچ بولنے کی صورت میں فتنہ برپا ہونے کا امکان ہو تو جھوٹ بولنے میں تقیہ کیا جا سکتا ہے۔اس کے علاوہ بھی چند موقعوں پر تقیہ کیا جا سکتا ہے۔(جسکا اس کتابچہ میں ذکر کیا گیا ہے)

اِس کے علاوہ "توریہ" ہے مثلاً چھوٹے چھوٹے جھوٹ جو اضطراری کیفیت میں یا مجبوری کی حالت میں بولے جاسکتے ہیں۔ لیکن ان کا ایک طریقہ کار ہے۔ (اسکا بھی اِس کتابچہ میں ذکر کیا گیا ہے)۔

مولانا مختار حسین ثقفی ایک عالمِ دین اور جامع مسجد وامام بارگاہ حسینی (محمود آباد) میں پیش نماز ہیں، انھوں نے اِس موضوع پر یہ کتابچہ نہایت محنت سے تالیف کیا ہے۔

ہمارے اِس کتابچہ کے ساتھ "سلسلہِ تربیتِ اسلامی" کی بارہ کتابیں مکمل ہو جائیں گی۔ جو مختلف مولفین نے تالیف کی ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم ان بارہ کتابوں کی جلد بنائیں اور اُسے عوام الناس میں تقسیم کریں۔ (آپ سے درخواست ہے کہ آپ ہماری توفیقات میں اضافے کیلئے دُعا کریں تاکہ ہماری یہ خواہش پوری ہو سکے)۔

"ادارہ سلسلہِ تربیتِ اسلامی" نے یہ عزم کر رکھا ہے کہ وہ مختلف موضوعات پر کتابیں شائع کرتا رہے گا۔ انشاءاللہ بہت جلد آپکے ہاتھ میں تیرھویں (۱۳) کتاب ہوگی۔

اگر آپ ان کتابوں کے بارے میں کوئی رائے دینا چاہیں تو ہم اِس پر سنجیدگی سے سوچ کر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جھوٹ کے بارے میں آخر میں صرف یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ پیغمبرِ اسلام نے اپنے بچپن سے شہادت تک جو عمل انجام دیا کیا، ہم کر رہے ہیں یعنی سچ بولنا۔ وہ سچ جس سے عرب کے بدو اَن دیکھے خدا کو ماننے لگے اور جس کی وجہ سے اسلام آج دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔

والسلام

الاحقر

محمد امین مرچنٹ

پیش لفظ

حجۃ السلام والمسلمین الحاج سید امیر حسین حسینی

(مدیر مدرسہ جامع علمیہ ڈیفنس سوسائٹی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم .

"الحمدللہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاھرین"

"قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ الکریم انک لعلیٰ خلق عظیم"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب آپ یقیناً خلقِ عظیم کے مالک ہیں۔

رسول اللہ نے فرمایا: میری غرضِ نبوت ہی عمدہ اخلاق کی تکمیل ہے۔

حضرت لقمان حکیم نے بھی اپنی معیّت میں فرمایا اے بیٹا لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ بداخلاقی اور تکبّر نہ کرو۔ عملِ صالح کی کوشش کرو۔

علماء اسلام نے بھی علمِ اخلاق پر متعدد کتابیں تحریر فرمائیں ہیں۔ خصوصاً مرحوم علامہ میر صفدر حسین نجفی کی اخلاقیات کے موضوع پر کتابیں اور تراجم مؤمنین کرام کے مطالعہ کیلئے موجود ہیں۔ سیرت سلف صالحین کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے عزیز مکرم فقۃ الاسلام مولانا مختار حسین ثقفی نے اس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے اور تمام اہلِ اسلام و مؤمنین کرام کو اس تحریرِ خاص سے استفادہ کی توفیق بخشے۔

(آمین)

والسلام مع الاکرام

سید امیر حسین حسینی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید محمد تقی نقوی (مدرس جامعہ علمیہ ڈیفنس سوسائٹی)

الحمدللہ وکفی والسلام علی عبادہ المصطفیٰ وآل بھۃالشرفاء

قال رسولؐ" ثبت لاتمم مکارم الاخلاق"

بعثتِ نبی مکرمؐ اسلام کا مقصد وہدف اخلاق کوعملی جامہ پہنانا تھا۔اور معاشرے میں صحیح نظام کے نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں میں اخلاقیات عملی طور پر نظر آئیں،لہذا اصحابِ معارف کو چاہیئے کہ ان چیزوں کی معرفت کروائیں اور اخلاق کے موضوع پر کتب لکھنے کی بہت کمی ہے۔

اس سلسلے میں برادرِعزیز مولانا مختار حسین ثقفی صاحب زیدعزہ امام جمعہ والجماعۃ مسجد حسینی محمود آباد نے قلم اٹھایا اور بہت اہم موضوع پر جس میں تقریباً پورا نظام اور معاشرہ مبتلا ہے کتاب تحریر کی ہے۔خداوندا ئی سعی جمیلہ کوقبول فرمائے اور ہمیں بھی اس پرعمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور موصوف کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔ (آمین)

والسلام

احقر

مولانا سید محمد تقی نقوی

جُھوٹ

قرآن واحادیث کی روشنی میں

جُھوٹ بولنا نہ صرف حرام ہے بلکہ تمام آسمانی ادیان خصوصاً اسلام کے لحاظ سے یہ حرام ہے اور جناب شیخ انصاری رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب مکاسب محرمہ میں فرماتے ہیں کہ قرآنِ مجید، احادیثؐ، اجماع اور عقلِ ادلہ اربعہ سے جھوٹ کا حرام ہونا ثابت ہے۔

جناب فضل ابن شاذان نے جو حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور اعمش نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے جو روایت نقل کی ہے ان دونوں روایتوں میں جھوٹ کو صاف اور واضح الفاظ میں گناہِ کبیرہ تعبیر کیا گیا ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے

جعلت الخبائث کلها فی بیتٍ واحدٍ وجعل مفتاحها الکذب

(ترجمہ) تمام برائیاں ایک کمرے میں مقفل ہیں اور اس کی چابی جھوٹ ہے۔ (مستدرک الوسائل کتاب حج باب ۱۲۰)

جھوٹ کی مذمّت میں آیاتِ قرآنی

انما یفتری الکذب الذین لایومنون بآیات اللہ واولئک هم الکذبون

(ترجمہ) جھوٹ بہتان تو بس وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور در حقیقت امر یہ ہے کہ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ (سورۂ نحل ۱۶ آیت ۱۰۵)

ان اللہ لایھدی من ھو کذب کفار

(ترجمہ) بے شک خدا جھوٹے اور ناشکرے آدمی کی ہدایت نہیں کرتا

(سورۂ زمر ۳۹ آیت ۳)

اسی طرح دیگر چند آیتوں سے استفادہ ہوتا ہے کہ جھوٹا شخص خدا کی لعنت کا مستحق ہے اور خدا اس پر غضبناک رہتا ہے۔

فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین

(ترجمہ) پھر ہم جھوٹوں پر خدا کی لعنت کیلئے بددعا کریں گے

(سورۂ آل عمران ۳ آیت ۶۱)

گناہ کی مذمت اور اس کے نقصان سے متعلق کئی آیات اور روایات موجود ہیں مرحوم حاجی نوری علیہ الرحمۃ نے اختصار اور آسانی کیلئے موضوعات ان آیات، اور روایات کو تقسیم کیا ہے۔

جھوٹ بولنے والا مؤمن نہیں ہوتا

گذشتہ آیت شریفہ سورۂ نحل ۱۶ آیت ۱۰۵ سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جو مؤمن ہوتا ہے وہ جھوٹ نہیں بولتا، اس آیتِ مجیدہ کا ترجمہ یہ ہے کہ جھوٹ، بہتان وہی لوگ باندھتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے! ظاہر ہے خدا کی آیتوں پر ایمان نہ رکھنے والا شخص مؤمن نہیں ہوتا۔

جھوٹا شخص ملعون ہے

جھوٹا شخص خدا کی لعنت کا مستحق ہوتا ہے اور اس پر خدا کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے۔ ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکذبین

(ترجمہ) اور اس پر خدا کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹ بول رہا ہے (سورۂ نور ۲۴ آیت ۷)

جھوٹے کا سیاہ چہرہ

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایاقال ایاک والکذب فانه یسود الوجه

(ترجمہ) جھوٹ سے بچتے رہو اس لئے کہ جھوٹ منہ کالا کر دیتا ہے

(مستدرک الوسائل)

کتاب (حبیب السیر) میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ سلطان حسین میرزا خراسان اور زابلستان کا بادشاہ تھا، اس نے آذربائیجان اور عراق کے بادشاہ سلطان یعقوب میرزا کے پاس اپنا ایک نمائندہ بہت سی کتابوں اور دیگر تحفوں کے ساتھ روانہ کیا اور ان کتابوں میں کلیاتِ جامی رکھنے کا بھی اس نے حکم دے دیا تھا جو اس زمانے میں بہت پسند کی جاتی تھی۔

میر حسین ابیوروی نامی نمائندہ جلدی میں غلطی کر بیٹھا ''کلیاتِ جامی'' کی بجائے ''فتوحات مکی'' لے گیا عراق کے بادشاہ نے اس کے ساتھ بہت شفقت آمیز سلوک کیا اور کہا اتنی طویل مسافت میں تم اُکتا گئے ہوگے، نمائندہ کہنے لگا ''جی نہیں سلطان نے آپکے پاس کلیاتِ جامی بھیجی ہے، راستے میں جہاں بھی پڑاؤ کرتا تھا تو اس کا مطالعہ کر کے محظوظ ہوتا تھا'' سلطان یعقوب نے جب وہ کتاب پُر اشتیاق انداز سے تحفوں میں سے منگوائی تو وہ موجود نہ تھی، اب نمائندہ کا شرمندگی کے مارے بُرا حال ہوگیا۔ بادشاہ نے کہا تم کو شرم نہیں آئی ایسا جھوٹ کہتے ہوئے نمائندہ کہتا ہے کہ میں انتہائی شرمندگی کے ساتھ دربار سے نکلا اور سلطان سے خط کا جواب لئے بغیر ہی اور راستے میں پڑاؤ کئے بغیر خراسان پہنچ گیا اور میرا جی چاہ رہا تھا کہ کاش میں مرجاتا مگر یہ جھوٹ نہ کہتا۔

جھوٹ کا گناہ شراب سے بڑھ کر ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ان الله جعل للشر اقفالاً

وجعل مفاتیح تلک الاقفال الشراب والکذب شر من الشراب

(ترجمہ) بے شک خدا نے تمام برائیوں کے کچھ نہ کچھ تالے بنائے ہیں اور ان تالوں کی چابی شراب ہے، جب کہ جھوٹ شراب سے بدتر ہے (اصول کافی ،کتاب الایمان والکفر باب جھوٹ)

اگر چہ شراب عقل وہوش کو ختم کردیتی ہے لیکن جھوٹ نہ صرف عقل کو خبط کردیتا ہے بلکہ انسان کو اتنا بے حیا اور بے غیرت بنا دیتا ہے کہ وہ ہر قسم کی شیطانیت پر آمادہ ہوجاتا ہے۔شرابی کی عقل جب کام نہیں کرتی تو وہ چالاکی اور عیاری نہیں دکھا سکتا۔جبکہ آدمی جھوٹ بول کر چالاکی سے معاشرے کو شرابی سے کہیں زیادہ نقصان پہنچادیتا ہے۔

جھوٹے شخص کے منہ سے بدبو کا آنا

مروی ہے کہ قیامت کے دن ہر جھوٹے آدمی کے منہ سے سخت بدبُو آئے گی (مستدرک الوسائل)

ملائکہ کا اظہارِ نفرت

بدبُو اس قدر شدید ہوگی کہ فرشتے تک جھوٹے شخص کے قریب نہیں جائیں گے اور یہ بات فقط قیامت تک محدود نہیں ہے بلکہ دنیا میں بھی فرشتوں کو جھوٹے لوگوں کے منہ سے بدبُو آتی ہے۔حدیث نبویؐ میں ہے

ان العبداذا کذب تباعدعنه الملک من فتن ما جاءُ منه

(ترجمہ) جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کے منہ سے اتنی بدبُو آتی ہے کہ فرشتے اس سے دور ہٹ جاتے ہیں۔(مستدرک الوسائل)

جھوٹ اِثم اور گناہ ہے

روایات میں جھوٹ کو "اثم " "یاذنب" گناہ بھی کہا گیا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جھوٹ پورا پورا اثم اور گناہ ہے۔ (مستدرک الوسائل)

جھوٹ فسق ہے

سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج (سورہ بقرہ ۲ آیت ۱۹۷)

پس حج میں نہ تو جماع کی اجازت ہے نہ فسق و فجور کی اجازت ہے اور نہ کسی جھگڑے کی اجازت ہے اور اس آیت میں یہاں پر فسق سے مراد جھوٹ ہے اور اسی طرح سورۂ حجرات میں جھوٹے شخص کو فاسق کہا گیا ہے۔ ان جائکم فاسق بنباءٍ فتبینوا (سورہ حجرات ۴۹ آیت ۶)

(ترجمہ) اگر تمھارے پاس کوئی جھوٹا آدمی کوئی خبر لیکر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو اس آیت میں ولید کو فاسق یعنی جھوٹا قرار دیا گیا ہے۔

جھوٹ ایمان کو خراب کردیتا ہے

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں (عن ابی جعفر) الکذب بخرب الایمان جھوٹ ایمان کو خراب کردینے والا ہے (کتاب کافی)

جھوٹ ایمان کا ذائقہ چکھنے سے محروم کردیتا ہے

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں (عن علی) لا یجدعبد طعم الایمان حتی یترک الکذب هزله وجده (ترجمہ) کوئی بندہ ایمان کا ذائقہ

اس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک کہ وہ جھوٹ کو ترک نہ کرے خواہ وہ جھوٹ مذاق میں ہو یا سنجیدگی کے ساتھ (کتاب کافی)

جھوٹ سے کینہ، دشمنی پیدا ہوتی ہے

روایات میں ہے کہ جھوٹ سے دلوں میں دشمنی اور کینہ پیدا ہوتا ہے (مستدرک الوسائل)

جھوٹ سے انسان کا اخلاق خراب ہوتا ہے

حدیث نبویؐ میں ہے کہ اقل الناس مروۃ من کان کاذباً

(ترجمہ) مروّت اور اخلاق کے اعتبار سے پست ترین انسان وہ ہے جو جھوٹ بولتا ہے (مستدرک الوسائل)

جھوٹے پر خدا لعنت بھیجتا ہے

جس طرح آیتِ مباہلہ اور آیتِ لعان (سورۂ نور ۲۴، آیت ۷) سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ جھوٹے پر لعنت بھیجتا ہے۔ (مستدرک الوسائل)

جھوٹے پر فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے

روایات میں ہے کہ عرش کو اٹھائے ہوئے خدا کے مقرب فرشتے جھوٹے پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (مستدرک الوسائل)

جھوٹے کے منہ سے بدبُو کا خارج ہونا

مروی ہے کہ جھوٹے کے منہ سے خارج ہونے والی بدبُو عرش تک پہنچ جاتی

ہے۔(مستدرک الوسائل)

جھوٹ برائیوں کی چابی ہے

مروی ہے کہ جھوٹ ایک ایسے گھر کی چابی ہے جس میں تمام برائیاں بند ہیں۔(مستدرک الوسائل)

جھوٹ فسق وفجور ہے

پیغمبرِ اکرمؐ سے مروی ہے کہ ایاکم والکذب فانه من الفجور وهمافی النار (جھوٹ) جھوٹ سے بچو اس لئے کہ یہ فسق وفجور کی ایک قسم ہے اور یہ دونوں جہنمی ہیں۔(مستدرک الوسائل)

جھوٹے پر ستّر ہزار فرشتوں کی لعنت

روایت میں ہے کہ ایک جھوٹ کے بدلے میں ستّر ہزار فرشتے جھوٹے شخص پر لعنت کرتے ہیں۔(مستدرک الوسائل)

جھوٹ منافقت کی علامت ہے

پیغمبرِ اکرمؐ کی یہ حدیث مستدرک الوسائل میں موجود ہے کہ منافق کی تین علامتیں ہیں۔(۱) جھوٹ بولنا (۲) خیانت کرنا (۳) وعدہ خلافی کرنا (مستدرک الوسائل)

جھوٹے سے مشورہ کرنے کی ممانعت

پیغمبرِ اکرمؐ فرماتے ہیں لا رائی لکذوب جھوٹے شخص کا مشورہ شرعی لحاظ سے پسندیدہ نہیں ہے۔(مستدرک الوسائل)

جھوٹ بدترین بیماری ہے

مولائے متقیان حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ وعلہ الکذب اقبح علہ جھوٹ کی بیماری بدترین نفسیاتی بیماری ہے (مستدرک الوسائل)

جھوٹ شیطان کے ہاتھ کی زینت ہے

حدیثِ نبویؐ میں ہے کہ ان لا بلیس کحلا ولعوقا وسعوطا

(ترجمہ) بے شک ابلیس سرمہ بھی لگاتا ہے انگلی میں چھلا بھی پہنتا ہے اور نسوار بھی استعمال کرتا ہے۔ فکحہ النعاس ولعوقہ الکذب وسعوطہ الکبر (ترجمہ) پس اس کا سرمہ اونگھنا اور سستی کرنا ہے اور اس کی انگلی کا چھلا جھوٹ ہے اور اس کی نسوار غرور تکبر ہے۔ (وسائل الشیعہ)

جھوٹ بدترین چیز ہے

پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد ہے اربی الربا الکذب

(ترجمہ) انسان کی بدترین کمائی جھوٹ کا سود ہے۔ (وسائل الشیعہ)

جی ہاں! گناہ کے اعتبار سے آدمی جھوٹ بول کر سب سے زیادہ گناہ کما لیتا ہے

جھوٹ جہنم میں داخل ہونے کا ثمرہ ہے

جاء رجل الی النبی ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا فقال ما عمل اھل النار اس نے دریافت کیا کہ ایسا کون سا عمل ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو جہنمی بنا دیتا ہے۔ فقال الکذب آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا وہ جھوٹ

ہے اذا کذب العبدفجر واذا فجر کفر و اذا کفر دخل النار

(ترجمہ) جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو ہر گناہ کے سلسلے میں بے باک ہو جاتا ہے اور جب بہت بڑھ جاتا ہے تو کفر کر بیٹھتا ہے اور جب کفر کر بیٹھتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ (مستدرک الوسائل)

جھوٹ سے نسیان کا مرض پیدا ہوتا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان مما اعان اللہ علی الکذابین النسیان

(ترجمہ) "بے شک بہت سے جھوٹ بولنے والوں کو خدا جو سزائیں دیتا ہے ان میں سے ایک نسیان اور بھول کا مرض ہے" پس آدمی جھوٹ بولتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا تھا پھر اس کا جھوٹ پکڑا جاتا رہتا ہے اور وہ رسوا ہوتا رہتا ہے مگر اپنی رسوائی کو چھپانے کی خاطر جھوٹ پر جھوٹ بولتا ہے اور دوسرا جھوٹ بول کر پہلا جھوٹ نبھانے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ بھی بھول کر خود کو مزید رسوا کر دیتا ہے۔ (وسائل الشیعہ)

جھوٹ، نفاق اور منافقت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے

جھوٹے پر سخت عذاب ہوگا

جھوٹ بولنے والوں پر خاص قسم کے عذاب نازل ہوتے ہیں آقائی راوندی کی کتاب "دعوات" میں اس موضوع پر ایک طولانی حدیث نبویؐ موجود ہے، جس میں آنحضرتؐ شب معراج کا آنکھوں دیکھا حال بیان فرماتے ہیں:

آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو دیکھا جس کو پیٹھ کے بل لٹایا گیا ہے اور دوسرا شخص اس کے سر پر کھڑا ہے اور اس شخص کے ہاتھ میں ایک نوکیلا لوہا ہے جس سے وہ لیٹے ہوئے شخص کو زخمی کر دیتا ہے اور اس کا منہ گردن تک ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، لوہا اوپر ہو جاتا ہے تو وہ دوبارہ ٹھیک ہو جاتا ہے اور بار بار اس عذاب سے گذرتا ہے۔

آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے عذاب کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا تھا تو ایسا جھوٹ کہتا تھا جس سے دنیا کے لوگوں کو نقصان پہنچتا تھا بس قیامت تک اس پر (مرنے کے بعد) ایسا ہی عذاب ہوگا۔

جھوٹا شخص نمازِ شب سے محروم رہتا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے شریفی ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ ان الرجل لیکذب الکذب فحرم بھا صلوٰۃ اللیل فاء ذا حرم صلوٰۃ اللیل حرم بھا الرزق

(ترجمہ) بے شک آدمی جب جھوٹ بولتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ نمازِ شب سے محروم ہو جاتا ہے اور نمازِ شب پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی اور جب نمازِ شب پڑھنے کی اسے توفیق نہیں ہوتی تو اس کی وجہ سے فراوانی رزق بھی نہیں ہوتی۔ (بحار الانوار)

جھوٹ سے انسانیت ختم ہو جاتی ہے

حضرت عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام کا ارشاد ہے

من کثر کذبه ذهب بهائه

(ترجمہ) جس شخص کا جھوٹ کثرت سے ہوتا ہے اس کی انسانیت ختم ہو جاتی ہے اور پھر کوئی اس سے مانوس نہیں ہوتا اور اس سے دل لگاؤ نہیں رکھتا۔ (کتاب کافی)

جھوٹ ہدایت سے دوری اور گمراہی کا سبب ہے

قرآن مجید میں ہے ان اللہ لایھدی من ھو کاذب کفار

(ترجمہ) بے شک خدا جھوٹے اور ناشکرے کو ہدایت نہیں کرتا

(سورۂ زمر ۳۹، آیت ۳)

جھوٹ ایمان سے دوری کا باعث ہے

پیغمبرِ اکرمؐ فرماتے ہیں کہ الکذب مجانب الایمان

(ترجمہ) جھوٹ جتنا بڑھے ایمان اتنا کم ہوگا (مستدرک الوسائل)

جھوٹ میں ہلاکت ہے

پیغمبرِ اکرمؐ فرماتے ہیں اجتنبوا الکذب و ان رأیتم فیه نجاة فاءِ ن فیه الھلکه

(ترجمہ) جھوٹ سے پرہیز کرو اگرچہ تمھیں اس میں نجات نظر آرہی ہو مگر درحقیقت اس میں ہلاکت ہوتی ہے۔ (مستدرک الوسائل)

جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے

حدیثِ نبویؐ میں ہے کہ من اعظم الخطا یا اللسان الکذوب

(ترجمہ) سب سے بڑا گناہ باتونی اور جھوٹے شخص کا گناہ ہے (مستدرک الوسائل)

جھوٹے کو بھائی اور دوست نہ بناؤ

قال امیر المومنین علیه السلام ینبغی للرجل المسلم ان تجتنب مؤاخاة الکذاب انه یکذب حتی یجی بالصدق فلاالصدق

(ترجمہ) امیر المومنینؑ نے فرمایا: ہر مسلمان آدمی کو چاہیے کہ وہ جھوٹے سے دوستی کا رشتہ نہ باندھے اس لئے کہ جھوٹے سے دوستی کرنے والے شخص کو جھوٹا سمجھا جائے گا حتیٰ کہ اگر وہ سچی بات بھی کرے تو سچ نہیں مانا جائے گا۔ (وسائل الشیعہ)

جھوٹ بولنے والے اور اسراف کرنے والے کو خدا ہدایت نہیں کرتا

ان الله لایهدی من هو مسرف کذاب

(ترجمہ) بے شک خدا اسراف کرنے والے اور جھوٹ بولنے والے کو ہدایت نہیں کرتا اور جھوٹا شخص حق اور حقیقت سے دور رہتا ہے۔ (سورہ مومن ۴۰، آیت ۲۸)

جھوٹا فقط دیکھنے میں انسان نظر آتا ہے مگر درحقیقت

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں کہ جھوٹا شخص صرف دیکھنے میں انسان ہوتا ہے لیکن عالمِ برزخ میں اس کی صورت انسانی نہیں ہوتی، حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو حدیث معراج بتاتے ہوئے فرمایا تھا کہ شب معراج میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کا سر سور سے ملتا جلتا تھا اور جس کا باقی بدن گدھے کی طرح کا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ وہ فتنے برپا کرتی تھی اور جھوٹ بولتی تھی۔ (کتاب عیون اخبار الرضا)

جھوٹ خواہ کیسا بھی ہو

جھوٹ خواہ کیسا بھی ہو اور کسی انداز میں ہو حرام ہے، جس طرح زبان سے جھوٹ بولنا حرام ہے اس طرح قلم سے جھوٹ لکھنا حرام ہے بلکہ ایسا اشارہ انگلی اور سر سے کرنا بھی حرام ہے جو جھوٹ ہو۔ مثلاً نماز نہ پڑھنے والے آدمی سے کوئی پوچھے کہ کیا تم نے نماز پڑھ لی

ہے تو اگر وہ سر سے ہاں کا اشارہ کرے تو یہ بھی جھوٹ ہے اور گناہ ہے اسی طرح یہ جانتے ہوئے کہ دوسرا آدمی جھوٹ بول رہا ہے اس کے جھوٹ کو مزید پھیلانا اور اس کی تائید کرنا حرام ہے۔ (عیون اخبار الرضا)

ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے

منبر پر تقریر کرنا یا کسی آیات وروایات کا ترجمہ کرنا یا ان کی تشریح کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ بہت خطرناک موقع ہوتا ہے اور کافی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، اگر مقرر عربی قواعد وضوابط کو مکمل طور پر جانتا نہ ہو اور آیات وروایات کے ظاہری مطالب سمجھنا بھی نہ آتا ہو تو خدا اور رسولؐ پر جھوٹ باندھنے سے بچ نہیں سکتا۔ اسی لئے مقررین کو چاہیئے کہ وہ کافی احتیاط کریں اور آیات کا وہی معنیٰ بتائیں جو واضح اور ظاہر ہو، خاص طور پر متشابہ آیتوں کے ترجمہ وتشریح سے پرہیز کریں۔ (عیون اخبار الرضا)

جھوٹ کے مختلف مراتب ودرجات

اگر چہ شہید ثانی علیہ الرحمہ کی طرح مجتہدین کا ایک گروہ جھوٹ کو خواہ وہ کیسا ہی ہو، مطلق طور پر گناہِ کبیرہ قرار دیتا ہے۔ لیکن روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ کے مختلف درجات ہیں ان میں سے بعض یقیناً کبیرہ ہیں۔ بعض جھوٹ سب سے بڑے گناہِ کبیرہ ہونے میں شک ہے اب ہم جھوٹ کے مختلف پہلو ایک ایک کر کے بیان کر رہے ہیں۔

اللہ، رسولؐ اور امامؑ کے خلاف جھوٹ

بدترین قسم کا جھوٹ خدا، رسولؐ اور امامؑ کے خلاف جھوٹ ہے

سورہ نحل میں ارشاد ہوتا ہے **ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب**

هذا حلال وهذاحرام لتفترو على الله الكذب ان الذين يفترون على الله الكذب لايفلحون(١١٦) متاع قليل ولهم عذاب اليم(١١٧)

(ترجمہ) ''اور جھوٹ موٹ جو کچھ تمھاری زبان پر آئے نہ کہا کرو (اور بے سمجھے بوجھے نہ کہہ دیا کرو) کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس طرح تم خدا پر جھوٹ، بہتان باندھوگے''۔ بیشک جو خدا پر جھوٹ، بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہونگے۔ دنیا میں فائدہ تو ذرا سا ہے لیکن آخرت میں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ الكذب على الله وعلى رسوله من الكبائر (کتاب کافی)

خدا پر اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ باندھنا گناہانِ کبیرہ میں سے ہے اور اسی طرح ایک اور مقام پر امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابونعمان سے فرمایا لاتكذب علينا كذبة فتسلب الحنيفة (کافی) یعنی ہم پر ایک جھوٹ بھی مت باندھو کیونکہ اس طرح جھوٹ تمھیں اسلام جیسے خالص دین سے خارج کردیگا۔ یعنی اماموں پر ایک جھوٹ بھی باندھنے سے ایمان کا نور دل سے ختم ہوجاتا ہے، یہ جھوٹ اتنا شدید ہے کہ اگر جان بوجھ کر روزے کی حالت میں باندھا جائے تو روزہ باطل ہوجائے گا۔

احادیثؐ اور آیاتِ قرآنی کو اپنے مطالب کیلئے استعمال کرنا

خدا، رسولؐ اور معصومین علیھم السلام کے خلاف جھوٹ باندھنے کے معنی یہی ہیں کہ آدمی کسی بات کی جھوٹی نسبت ان حضرات میں سے کسی کو دے مثلاً پیغمبرؐ نے جو بات نہیں کہی یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے یا یہ جانتے ہوئے کہ عربی کا فلاں جملہ، آیتِ قرآنی نہیں ہے۔ یہ کہہ دے کہ آیتِ قرآنی ہے۔ اسی طرح آیات واحادیثؐ کے حقیقی معنوں میں

ظاہری معنوں کے برخلاف کوئی معنی اپنے مطلب کے مطابق کرنا بھی حرام ہے اور غلط ترجمہ کرنا بھی حرام ہے۔

خدا کے خلاف جھوٹ

خدا پر جھوٹ باندھنے کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی جھوٹی بات کو سچ ظاہر کرنے کیلئے کہے کہ خدا شاہد ہے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں یا یہ کہے خدا جانتا ہے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں **من قال علم الله مالا یعلم اهتزله العرش اعظاماً لله عزوجل** (کافی)

(ترجمہ) "جو شخص کہے کہ خدا جانتا ہے حالانکہ خدا اس کے برخلاف جانتا ہو تو خدا کی عظمت اور اس کا جلال دیکھ کر عرش الٰہی کانپ اُٹھتا ہے"۔ ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ **اذا قال العبد علم الله و کان کاذباً قال الله تعالیٰ** (ترجمہ) جب کوئی بندہ کہتا ہے کہ خدا جانتا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹ کہہ رہا ہو تو خداوندِ عالم اُس سے کہتا ہے **اما وجدت احدً اتکذب علیه غیری**

(ترجمہ) یعنی تمھیں میرے علاوہ کوئی اور نہیں ملا جس پر تم جھوٹ باندھ سکو (وسائل الشیعہ، کتاب الایمان باب ۵)

بعض روایتوں میں ہے کہ جب بندہ کسی جھوٹ پر خدا کو گواہ بناتا ہے تو خداوند عالم اس سے فرماتا ہے کہ تمھیں مجھ سے کمزور اور کوئی نہیں ملا جو اس جھوٹ پر تمھارا گواہ بن سکے؟

پیغمبرؐ اور امامؑ کے خلاف جھوٹ

پیغمبرؐ اور امام علیہ السلام پر جھوٹ باندھنا یہ ہے کہ آدمی اپنی جانب سے کوئی

حدیث گھڑے اور اُن سے منسوب کردے، اسی طرح کوئی جعلی حدیث جانتے بوجھتے ہوئے صحیح حدیث قرار دے۔ البتہ اگر قرائن موجود ہوں کہ حدیث صحیح ہو تو اسے معصومؑ سے منسوب اور نقل کیا جاسکتا ہے۔

روایات کو سند کے ساتھ نقل کریں

کتابوں میں ایسی بہت سی حدیثیں ملتی ہیں جن کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحیح ہیں یا جعلی۔ اگر ایسی حدیثیں بیان کرنی ہوں تو کتاب کے راوی کا حوالہ دیکر بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ روایت کو نقل کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ حدیث میں ضروریاتِ دین کے برخلاف کوئی بات نہ ہو۔

ضروریاتِ دین کے خلاف بات ہو تو حدیث یقیناً جعلی ہوگی۔ اسی طرح امامؑ اور معصومؑ کی توہین کا اس میں کوئی پہلو نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی طرح کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے جس کو عقلِ سلیم تسلیم کرنے سے انکار کردے اور احتیاط کا تقاضایہ ہے کہ صرف ایسی ہی کتابوں سے آدمی احادیث نقل کرے جو معتبر ہوں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ولا تحدث الاعن نقیۃ متکون کذباأو الکذب ذل

(ترجمہ) یعنی:۔ کسی معتبر آدمی کے سوا کسی اور سے حدیث نقل مت کرو، ورنہ تم بہت بڑا جھوٹ کہہ بیٹھو گے۔ اور جھوٹ خدا اور مخلوقِ خدا کے سامنے ذلت کا باعث ہوتا ہے۔ (کشف المحجہ)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حارث ہمدانی کو جو خط لکھا تھا اس میں یہ نصیحت بھی فرمائی تھی کہ ولا تحدث الناس بکل ما سمعت فکفی بذلک کذباً

(ترجمہ) ہر سنی سنائی بات لوگوں سے نہیں کہہ دیا کرو۔ جھوٹ بولنے کیلئے یہی

کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات پر یقین کر لینا۔ (نہج البلاغہ)

اسی طرح حدیث کو من وعن نقل کرنا چاہیئے نہ کہ لفظ اپنی طرف سے بڑھانا چاہیئے اور نہ ایک لفظ کم کرنا چاہیئے ۔اسی طرح کوئی بدلنا بھی نہیں چاہیئے ورنہ ان تمام صورتوں میں معصومینؑ پر بہتان ہو جاتا ہے۔

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں من قال علی ما لم اقل فلیتبو مقعدہ من النار (ترجمہ) جو شخص مجھ سے ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہ کی ہو تو وہ جھنم میں بیٹھے گا۔ (وسائل الشیعہ)

آقائی نوری کی کتاب دارالسلام میں لکھا ہے کہ ایک شخص عالمِ باعمل کتاب مقامع کے مصنف آقائی محمد علی کے پاس کرمان شاہ میں پہنچا اس نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اپنے دانتوں سے حضرت امام حسین علیہ السلام کا گوشت نوچ رہا ہوں۔اس خواب کی تعبیر کیا ہے، آقائی محمد علی کچھ دیر سر جھکائے فکر مند بیٹھے رہے اور پھر فرمایا: شاید آپ مجالس پڑھتے ہیں اور ذکرِ مصائب کرتے ہیں، اُس شخص نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ یہ سلسلہ ترک کر دیجیے یا معتبر کتابوں سے نقل کرتے ہوئے پڑھیئے۔

کتاب شفاءُ الصدور میں لکھا ہے کہ آیت اللہ الحاج محمد ابراہیم کلباسی کے حضور ایک عالمِ دین مجلس پڑھ رہے تھے۔وہ بتا رہے تھے حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: یا زینبؑ ۔ یا زینبؑ یہ سن کر آیت اللہ کلباسی نے بلند آواز سے فرمایا: خدا تیرا منہ توڑ دے۔ امام نے یا زینب دو مرتبہ نہیں فرمایا تھا بلکہ ایک مرتبہ فرمایا تھا۔

جھوٹی قسم اور گواہی سے اجتناب

جھوٹ کا ایک اور درجہ یہ ہے کہ کوئی جھوٹی قسم کھائی جائے یا جھوٹی گواہی دی

جائے یا شرعی عدالت میں گواہی چھپائی جائے۔ یہ بھی ایسا جھوٹ ہے جس کے گناہ کبیرہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

مذاق میں جھوٹ

جھوٹ کی ایک اور قسم یہ ہے کہ مذاق میں جھوٹ بولنا ہے مثلاً ایک بھولے بھالے شخص سے کہا جائے کہ فلاں عورت تم سے شادی پر مائل ہے یا فلاں شخص نے آج رات تمھیں کھانے پر بلایا ہے۔ جبکہ حقیقت میں کوئی ایسی بات نہ ہو، وغیرہ اس قسم کا جھوٹ بھی حرام ہے۔ البتہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر حقیقت کے خلاف بات مذاق میں اس طرح کہی جائے کہ اس کا مذاق ہونا ظاہر ہو تو حرام نہیں ہے۔ مثلاً ایک غیر شادی شدہ آدمی سے کہا جائے کہ دیکھو تمھاری بیوی جا رہی ہے تو یہ حرام نہیں ہے، اس لئے کہ سُننے والوں کو اس سے دھوکا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر دھوکے میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو حرام ہے۔ البتہ بعض مجتہدین مُطلق طور پر مذاق میں جھوٹ بولنے کو حرام قرار دیتے ہیں، خواہ اس کا مذاق ہونا ظاہر ہو یا ظاہر نہ ہو۔ اور یہی احتیاط کا طریقہ ہے اور روایات میں بھی مُطلق طور پر مذاق میں جھوٹ بولنے سے منع کیا گیا ہے۔

جھوٹ سے مکمل اِجتناب

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں **اتقو الکذب الصغیر منه والکبیر فی کل جدٍ وھزلٍ**

(ترجمہ) جھوٹ سے پرہیز کرو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ خواہ وہ سنجیدگی سے ہو یا مذاق میں (کافی)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں **لایجد عبدطعم الایمان حتی**

یترک الکذب جدہ وھزلہ

(ترجمہ) کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کا ذائقہ چکھ ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ جھوٹ سے پرہیز نہ کرے۔ خواہ وہ سنجیدگی سے ہو یا مذاق میں ہو۔ (اصول کافی)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ لایصلح الکذب جد ولا ھزل ولا ان لعد احد کم صبیہ ثم لالفی لہ ان الکذب یھدی الی الفجور ویھدی النار۔

(ترجمہ) جھوٹ میں بہتری نہیں ہے خواہ وہ سنجیدگی میں ہو یا مذاق میں ہو اپنے چھوٹے بچے سے بھی تمھیں ایسا وعدہ نہیں کرنا چاہیئے جس کو پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ بے شک جھوٹ آدمی کو بے باکی سے بڑے گناہ کے انجام دینے پر اُکساتا ہے۔ اور بڑے بڑے گناہ آدمی کو جہنم میں پہنچادیتے ہیں۔ (وسائل الشیعہ)

حضرت رسولِ اکرمؐ نے حضرت ابوذر غفاری کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا (عن ابی ذر فی وصیۃ النبی لہ قال) یا ابا ذرِ من ملک مابین فخذیہ ومہ بین لحییہ دخل الجنہ ان الرجل لیتکم بالکلمۃ فی المجلس لیقحکھم بھہ فیھوی فی جھنم مابین السماء والارض

(ترجمہ) اے ابوذر جو شخص اپنی شرمگاہ کو اور اپنی زبان کو حرام سے محفوظ رکھے گا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ جو شخص کسی جگہ لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹی بات کہے گا تو وہ جھوٹی بات اس کو جہنم کی طرف لے جائے گی۔ (وسائل الشیعہ)

یا اباذرِ ویل للذی یحدث وتکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ یا ابا ذرِ من صمت نجیٰ فعلیک بالصمت ولا تخر جن من فیک کذبۃ ابدًا۔

(ترجمہ) اے ابوذر! وائے ہو اس پر جو بات کرتا ہو تو جھوٹ بولتا ہو، تا کہ لوگوں کو ہنسا سکے۔ اے ابوذر جو خاموش رہا نجات پا گیا۔ پس جھوٹ بولنے کی نسبت خاموشی تمھارا فرض ہے اور تمھارے منہ سے کبھی بھی ایک چھوٹا سا جھوٹ بھی نہیں نکلنا چاہیئے۔

حضرت ابوذر کہتے ہیں (قلت) یا رسول اللہ ماتوبة الرجل الذی یکذب متعمدًا؟

(ترجمہ) یا رسولؐ اللہ جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والے شخص کی توبہ کس طرح ہوگی؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا قال الا ستغفار وصلوت الخمس تغسل ذلیک

(ترجمہ) استغفار اور پانچوں وقت باقاعدہ نماز ادا کرنے سے یہ گناہ دھل جائے گا۔ (وسائل الشیعہ)

آنحضرتؐ یہ بھی فرماتے ہیں عن النبی فی بیان اشراط الساعة ویکون الکذب عندھم فلعنة اللہ علی الکاذب ولو کان ماذحًا (ترجمہ) جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو اگرچہ اس نے مذاق میں جھوٹ کہا ہو۔ (کتاب جہاد)

پیغمبرِ اکرمؐ یہ بھی فرماتے ہیں کہ (عن رسول اللہ) انا زعیم بیتٍ فی اعلی الجنة وبیت فی وسط الجنة وبیت فی ریاض الجنة لمن ترک المزاغ وان کان محقًا ولمن ترک الکذب وان کان ھازلا ولمن حسن خلقه

(ترجمہ) میں ضمانت دیتا ہوں کہ جنت کے اعلیٰ ترین درجے پر ایک گھر ایسے شخص کو دلواؤں گا جو لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے اگرچہ وہ حق پر ہو اور جنت کے درمیانی

درجے میں گھر ایسے شخص کو دلاؤں گا جو جھوٹ سے پرہیز کرے اگرچہ وہ مذاق میں بھی کیوں نہ ہو اور جنت کے باغ میں ایک گھر ایسے شخص کو دلواؤنگا جو اچھے اخلاق والا ہو۔ (کتاب خصال)

مذاق میں جھوٹ بولنا عام حالات میں گناہ تو ہے مگر گناہِ کبیرہ نہیں ہے۔ البتہ اگر مذاق میں جھوٹ بولنے سے کسی مؤمن کا دل ٹوٹ جاتا ہو اور اس کو اذیت پہنچتی ہو یا جسمانی زحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہو یا اُس کی بے عزتی ہوتی ہو تو ان صورتوں میں مذاق میں بھی جھوٹ بولنا گناہِ کبیرہ بن جاتا ہے۔

جھوٹ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے

ایسا بہت دیکھا گیا ہے کہ جب میزبان کھانے کیلئے پوچھتا ہے تو مہمان بے تکلف ہو کر بھوکا ہونے کے باوجود کہتا ہے کہ مجھے بھوک نہیں ہے۔ جو کہ صاف جھوٹ ہے۔ لوگ نادانی میں اس جھوٹ کی پرواہ نہیں کرتے اور اس کو معمولی چیز سمجھ کر اس کی پرواہ نہیں کرتے، حالانکہ روایات میں اس کی بھی مذمت کی گئی ہے اور اس کا حرام ہونا بھی شرعاً ثابت ہے۔

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ کی شادی کی پہلی رات رسولؐ خدا نے دودھ کا ایک برتن مجھے دیکر فرمایا کہ یہ عورتوں کو پینے کیلئے دیدو، عورتوں نے کہا: ہمیں بھوک نہیں ہے۔

رسولؐ خدا نے یہ سن کر فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ دونوں جمع مت کرو۔ اسماء نے پوچھا یا رسولؐ اللہ اگر ہم کو کسی چیز کی رغبت ہو مگر ہم کہیں کہ رغبت نہیں ہے تو کیا یہ جھوٹ شمار ہوتا ہے؟

تو آنحضرتؐ نے فرمایا ان الکذب لیکتب حتی تکتب الکذیبة کذیبة

(ترجمہ) ہاں بے شک ہر قسم کا جھوٹ لکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹا چھوٹا جھوٹ لکھا جاتا ہے۔ (سفینة البحار، جلد ۲ صفحہ ۴۷۳)

ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے فرزند اسماعیل کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک چاہنے والا شخص آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ جب امام علیہ السلام اُٹھ کر اپنے مکان کے زنانے حصے میں جانے لگے تو وہ شخص بھی اُٹھ کر زنانے حصے کے دروازے تک آیا امام علیہ السلام وہیں سے اُس سے رخصت ہو گئے۔ جناب اسماعیل نے اندر آکر امام سے سوال کیا کہ آپؑ نے اخلاقی طور پر اُسے اندر آنے کے لئے کیوں نہیں کہا؟ حضرت نے فرمایا اس کا اندر آنا مناسب نہیں تھا اور یہ بھی میں پسند نہیں کرتا کہ خدا مجھے ایسے لوگوں میں شمار کرے جو کہتے کچھ ہوں اور دل میں کچھ اور چاہتے ہوں (بحار الانوار جلد ۱۶، مومن بھائی کی عزت ناموس والے باب سے صفحہ ۲۴۱)

مثال میں جھوٹ

کسی مشکل مطلب کو زیادہ ذہن نشین کرنے کیلئے اُسے مثال سے واضح کیا جاتا ہے، کبھی جانوروں کی آپس کی گفتگو بتائی جاتی ہے۔ (مثلاً علامہ اقبال کی ایک نظم میں گلہری پہاڑ کو غرور چھوڑ دینے کی نصیحت کرتی ہے) اس قسم کی باتیں صاف ظاہر ہے کہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوا اس سے کسی کو دھوکہ نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی ہوتا ہے اس لئے ایسی باتیں جائز ہیں۔

اہلبیت علیہم السلام سے نقل ہونے والی روایتوں میں بھی ایسی باتیں مل جاتی ہیں۔ اور ایسی روایتیں بھی موجود ہیں جن سے اس طرح مثال دیکر قصے کہانی کی شکل میں نصیحت کرنے یا حقیقت بتانے کی اجازت ملتی ہے۔

امام حسنؑ نے مثال بیان فرمائی

حضرت امام حسن علیہ السلام ایک دفعہ معاویہ کے دربار میں موجود تھے کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام کے خلاف کچھ نازیبا الفاظ استعمال کیے، امامؑ نے جواب میں فرمایا اے عمر بن عثمان تیری فطرت میں کتنی حماقت ہے کہ تو ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ تیری مثال اس مچھر کی سی ہے، جو خود کو بڑا سمجھ کر کھجور کے درخت پر بیٹھا تھا اور اڑتے وقت اس نے کھجور کے درخت سے کہا تھا (مضبوطی سے جمے رہو اب میں اڑ کر اترنے والا ہوں) درخت نے جواب دیا تھا، میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ تم مجھ پر کب بیٹھے ہو اب تمھارا یہاں سے اُڑنا مجھے کس قدر گراں ہو سکتا ہے۔

جھوٹ سُننا بھی حرام ہے

یہ بات جان لینی چاہیئے کہ جس طرح جھوٹ بولنا حرام ہے اسی طرح یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے اسے سُننا بھی حرام ہے۔ جس طرح جھوٹی بات کہنا یا پڑھنا حرام ہے اسی طرح جھوٹی بات نقل کرنا بھی حرام ہے۔

قرآن مجید میں یہودیوں اور منافقوں کی اسی بات پر مذمت ہوئی کہ وہ جھوٹی باتیں اِدھر سے اُدھر پھیلاتے ہیں۔ مثلاً ارشاد ہے سماعون لکذب

(ترجمہ) جھوٹی باتیں سننے والے۔

شیخ صدوق ؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے جس میں امامؑ سے سوال کیا گیا (سئل عن الصادق) ایحل الا سماع لھم

(ترجمہ) کیا جھوٹے لوگوں کا جھوٹ غور سے سُننا جائز ہے۔

فقال لا من اصفی الیٰ ناطق فقد عبده فان کان الناطق عن الله فقد عبد الله وان کان الناطق عن ابلیس فقد عبد ابلیس (کتاب الاعتقادات)

(ترجمہ) امام علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی بات کرنے والے کی بات شوق سے سُنتا ہے تو اُسی کی مرضی کے مطابق عبادت کر بیٹھتا ہے۔ اگر بولنے والا خدا کو مانتا ہے تو سُننے والا خدا کی عبادت کریگا۔ اور اگر بولنے والا شیطان کی بات مانتا ہے تو سُننے والا بھی شیطان کی عبادت کریگا۔'' اور ایسی ہی ایک حدیث امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ جو کتاب کافی میں موجود ہے واجتنبو قول الزور یعنی بے ہودہ باتوں سے اجتناب کرو اور (سورۂ حج ۲۲ آیت ۳۰) اور والذین لا یشھدون الزور یعنی جو لوگ بے ہودہ چیز کا تماشا نہیں دیکھتے (سورۂ فرقان ۲۵، آیت ۷۲) ان جیسی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جھوٹ سُننا بھی حرام ہے۔ ظاہر ہے کہ جس جگہ آدمی جھوٹ بولتا ہے وہ معصیت اور خدا کی نافرمانی کی جگہ ہوتی ہے اور سُننے والا شخص اس معصیت میں شریک ہوجاتا ہے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ نھی عن المنکر کی رو سے بھی واجب ہے کہ جھوٹ کو جھٹلایا جائے تاکہ وہ جھوٹ سے پرہیز کرے۔

توریہ کیا ہے

حضرت علیؑ کا ارشاد ہے: (ترجمہ) ایمان کی علامت یہ ہے کہ آدمی نقصان کے موقعہ پر بھی سچ بولے اور فائدے کی خاطر بھی جھوٹ نہ بولے۔ (نہج البلاغہ)

توریہ کے معنی ہیں کہ ایک ایسی بات کرنا یا کہنا جس کے دو معنی ہوں یعنی ایک معنی درست ہو اور دوسرا معنی حقیقت کے برخلاف ہو اور کہتے ہیں کہ توریہ کرنے والا شخص درست معنی کا ارادہ کرتا ہے، جب کہ سُننے والا شخص حقیقت کے خلاف سمجھ بیٹھتا ہے۔ مثلاً ایک ظالم شخص آپ کے گھر آتا ہے اور آپکو گھر سے باہر بلواتا ہے اور آپ اس سے بچنا چاہتے ہیں اور

گھر میں چھپے بیٹھے رہنا چاہتے ہیں، تو ایسے میں آپ کے گھر کا ایک فرد دروازہ پر جا کر یہ کہے کہ وہ یہاں پر نہیں ہیں۔ یعنی اس کی مراد یہ ہو کہ آپ دروازے کے پاس نہیں ہیں تو یہ جائز ہے۔ اگر ظالم یہ سمجھے کہ آپ گھر میں نہیں ہیں۔ یا ظالم شخص آپ سے کسی مظلوم کا پتہ پوچھتا ہے تا کہ اُس پر ظلم کرے تو آپ اس کا پتہ معلوم ہونے کے باوجود یہ کہہ سکتے ہیں کہ مجھے اس کا پتہ معلوم نہیں ہے۔ یہاں لفظ اس سے مراد کوئی دوسرا شخص لے سکتے ہیں جس کا پتہ آپکو واقعی معلوم نہیں ہے۔

اسی طرح خدانخواستہ آپ سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہو اور کوئی آپ سے پوچھ بیٹھے کیا کبھی ایسا گناہ آپ سے سرزد ہوا ہے؟ آپ یہ کہہ کر اپنی عزت محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ استغفر اللہ میں خدا کی پناہ مانگوں گا اگر ایسا گناہ کر بیٹھوں۔ اسی طرح آپ کوئی خلمیہ، انشائیہ، سوالیہ جملہ کہہ سکتے ہیں مثلاً کیا آپ مجھ سے ایسی امید رکھتے ہیں کہ میں ایسا گناہ کرونگا؟ یا یہ دُعا کہہ سکتے ہیں کہ خدا مجھے ایسے گناہ سے محفوظ رکھے۔

اسی طرح آپ نے اگر کسی شخص کا عیب اسکو بتلایا اور وہ ناراض ہونے لگا تو یہ جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ میں یہ عیب نہیں ہے۔ بلکہ آپ اُسے منانے کیلئے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی شخصیت ایسی ہے کہ آپ کے بارے میں ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔

توریہ کی اقسام

توریہ کی تین اقسام ہیں

پہلی قسم:۔

پہلی قسم کا توریہ یہ ہے کہ کوئی مصلحت درپیش ہو یا کسی نقصان سے بچنا مقصود ہو۔ اس کی مثالیں پہلے ذکر ہو چکی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ توریہ کی یہ قسم جائز ہے۔

دوسری قسم:۔

دوسری قسم کا توریہ یہ ہے کہ آدمی توریہ کرکے کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا چاہتا ہو یا اُسے تکلیف دینا چاہتا ہو یا اس کی بے عزتی کرنا چاہتا ہو اس میں شک نہیں ہے کہ ایسا توریہ حرام ہے۔

تیسری قسم:۔

تیسری قسم کا توریہ یہ ہے کہ نہ تو اس میں کوئی مصلحت ہو اور نہ ہی اُس سے کسی دوسرے کو کوئی نقصان پہنچتا ہو۔ بعض مجتہدین نے فرمایا ہے کہ ایسی صورت میں توریہ حرام ہے۔ اس لئے کہ توریہ جھوٹ کی ایک قسم ہے اور جھوٹ کو جن دلیلوں سے حرام قرار دیا گیا ہے اُن ہی سے اس تیسری قسم کا توریہ بھی حرام ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات ہے کہ اس قسم کے توریہ کو جائز قرار دینے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ بعض دیگر مجتہدین البتہ فرماتے ہیں کہ اس قسم کا توریہ حرام نہیں ہے۔ جن دلیلوں سے توریہ جائز قرار پاتا ہے اُنہی دلیلوں کے ذریعے ایسا توریہ بھی جائز قرار پاتا ہے اور ظاہر ہے کہ توریہ جھوٹ نہیں ہے۔ بہر حال احتیاط کا راستہ یہی ہے کہ آدمی توریہ صرف وہاں کرے جہاں جائز ہونا یقینی ہو۔

جہاں تک ہوسکے توریہ کریں

ایک اور بات ذہن نشین کرنے کے قابل یہ ہے کہ جن مقامات پر مجتہدین توریہ کو لازم سمجھتے ہوں اور توریہ سے کام چل جاتا ہو تو جھوٹ بولنے کی بجائے احتیاط یہ ہے کہ آدمی توریہ سے کام لے۔

وہ مقام جہاں جھوٹ بولنا جائز ہے

جب بھی جان، مال، یا عزت کو خطرہ لاحق ہو اور جھوٹ بولنے سے وہ خطرہ ٹل جاتا ہو تو ایسی صورت میں جھوٹ بولنا جائز ہے۔ خواہ اپنی جان، مال، یا عزت کو خطرہ لاحق ہو یا کسی اور کی، یہاں تک کے نقصان سے بچنے کیلئے قسم بھی کھانی پڑے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ بعض موقعوں پر جہاں بڑا نقصان سامنے ہو مثلاً جان کو خطرہ لاحق ہو تو جھوٹ بول کر جھوٹی قسم کھا کر جان بچانا واجب ہو جاتا ہے مثلاً ایک ظالم شخص کسی مسلمان کو قتل کرنا چاہے یا اُسے مارنا پیٹنا چاہے یا اُس کی بے عزتی کرنا چاہے یا اس کا قابلِ ذکر مال ضبط کرنا چاہے یا اس کو جیل میں بند کرانا چاہے اور وہ آپ سے اس کا پتہ پوچھے تو آپ پر واجب ہے کہ اس کا پتہ نہ بتائیں۔ خواہ آپ کو جھوٹی قسم کھا کر کہنا پڑے کہ اس کا پتہ معلوم نہیں ہے۔

اسی طرح اگر آپ کے پاس کسی کی امانت موجود ہے اور کوئی ظالم اس امانت کو ہتھیا لینا چاہتا ہو تو آپ پر واجب ہے کہ آپ اس امانت کی حفاظت کریں۔ خواہ آپ کو جھوٹ یا جھوٹی قسم کا سہارا لینا پڑے۔

مسلمانوں کی نجات کیلئے جھوٹی قسم

مسلمانوں کی نجات کیلئے جھوٹی قسم کھانے کے حق میں کئی روایات موجود ہیں مثلاً شیخ انصاریؒ نے اپنی کتاب ''مکاسب'' میں امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام علی علیہ السلام کے حوالے سے یہ حدیثِ نبویؐ نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا (عن جعفر عن آبائه عن علي قال رسول الله) احلف بالله كاذباً ونج اخاك من القتل

(ترجمہ) خدا کی جھوٹی قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی کو ناحق قتل ہونے سے بچالو (وسائل الشیعہ کتاب الایمان جلد ۳، باب ۱۲)

اسماعیل ابن سعد کی صحیح حدیث میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے سوال کیا جو بادشاہ سے اپنے مال کو محفوظ رکھنے کیلئے جھوٹی قسم کھا بیٹھا ہو۔ امام نے فرمایا' لاباس ' کوئی حرج نہیں ہے۔

" وسلته " راوی کہتا ہے کہ میں نے سوال کیا امام سے هل يحلف الرجل علىٰ خال اخيه كما يحلف على مال نفسيه کیا جس طرح آدمی اپنے مال کو بچانے کیلئے قسم کھاتا ہے تو کیا اسی طرح اپنے بھائی کے مال کو بچانے کیلئے قسم کھانا جائز ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا 'نعم' ہاں جائز ہے۔ (وسائل الشیعہ ج ۳ کتاب الایمان باب ۱۲)

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں فاما اليمين الذى يوجر عليها الرجل اذا حلف كاذباً لم تلزمه الكفاره فهو ان يحلف الرجل فى خلاص امرء مسلم او خلاص ماله من متعد يتعدى عليه من نص او غيره (ترجمہ) اگر کسی مسلمان شخص کو نجات دلانے کیلئے یا اس کے مال کو کسی ظالم یا چور کے ہاتھ میں جانے سے بچانے کیلئے کوئی شخص جھوٹی قسم کھانے پر مجبور ہو تو نہ صرف یہ کہ جھوٹی قسم کا کفارہ نہیں دینا پڑے گا بلکہ اس کو بڑا اجر و ثواب ملے گا۔ (کتاب فقیہ)

مالی نقصان اور جھوٹ

یہاں پر دو باتیں ذہن نشین کر لینی چاہئیں۔

ایک یہ کہ اگرچہ مطلق طور پر ہر قسم کے نقصان سے بچنے کیلئے جھوٹ بولنا جائز ہے لیکن اگر مالی نقصان برداشت کر سکتا ہو تو مستحب ہے کہ آدمی نقصان برداشت کرلے لیکن جھوٹ نہ بولے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ علامة الايمان ان تهوثرا لصيدق حيث يفسرک على الكذب حيث ينفعک

(ترجمہ) ایمان کی علامت یہ ہے کہ آدمی نقصان کے موقعہ پر بھی سچ بولے اور فائدے کی خاطر بھی جھوٹ نہ بولے۔ (نہج البلاغہ)۔

دو مومنوں کی صُلح صفائی کیلئے جھوٹ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا الکلام ثلا ثة صدق کذب واصلاح بین الناس قیل له جعلت فداک وما الاصلاح بین الناس ؟ قالَ تسمع من الرجل کلاماً تبلغه فتخبت نفسه فتقول سمعت فلاناً قال فیک من الخیر کذا و کذا (وسائل الشیعہ کتاب حج)

(ترجمہ) امامؑ نے فرمایا کلام کی تین قسمیں ہیں: سچ، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان صُلح کروانا۔ کسی نے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ یہ لوگوں کے درمیان صُلح کیا چیز ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا تم ایک شخص سے کوئی بات سُنو اور اس میں ترمیم کر کے کسی اور کو سُناؤ کہ وہ تمھارے بارے میں اچھی اچھی باتیں کر رہا تھا (جبکہ حقیقت اس کے برخلاف ہو)

دوسروں کے سخت پیغام

خلاصہ یہ کہ اگر صُلح صفائی کروانے میں اور دو آدمیوں کے درمیان موجود رنجش کو دور کرنے میں اگر جھوٹ کا سہارا بھی لینا پڑے تو ایسا کرنے کا حکم ہے۔ اور اس سے آدمی جھوٹ کے گناہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ اس قسم کی بات کو صُلح یا اصلاح کہتے ہیں۔

دوسروں کا سخت پیغام اگر آدمی پہنچادے تو اس سے مزید رنجش بڑھ جائے گی۔ اسی طرح مثلاً میاں بیوی الگ ہو چکے ہوں اور طلاق تک نوبت پہنچ چکی ہو تو آدمی جھوٹ

بول کر بھی اُن کے درمیان صُلح ،صفائی کرا دے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ مثلاً شوہر سے جا کر کہے۔ تمھاری بیوی جدائی سے پریشان ہے اور تمھاری محبت کا اُسے اتنی شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ وہ بیمار پڑسکتی ہے۔ اسی طرح بیوی کے پاس جا کر بھی ایسی ہی جھوٹی باتیں کی جاسکتی ہیں تاکہ صُلح ،صفائی ہوجائے۔

لوگوں کے درمیان مصالحت

حضرت رسولِ خداؐ سے مروی ہے کہ واجبات بجالانے کے بعد سب سے اچھا عمل لوگوں کے درمیان صُلح ،صفائی کرانے کے سوا کچھ نہیں ہے یہ ایسا عمل ہے جو خیر کو دنیا میں پھیلاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بتایا کہ نبی کریمؐ نے وصیت کے موقع پر فرمایا یا علی ان اللہ تعالیٰ اخب الکذب فی الصلاح و البغض لصدق فی الفساد

(ترجمہ) علی بے شک خدائے تعالیٰ مصالحت کی خاطر جھوٹ کو بھی پسند کرلیتا ہے اور دنگا فساد کی راہ میں سچ بولنے کو بھی ناپسند کرتا ہے۔

(وسائل الشیعہ کتاب حج ،باب ۱۴)

آنحضرتؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ لوگوں کے درمیان مصالحت کرنا ،مصالحت کی فکر کرنا اور جھگڑے دور کرنا نماز ،روزے سے زیادہ افضل ہے۔

ابو حنیفہ سائق الحاج کہتے ہیں کہ میرے درمیان اور میرے داماد کے درمیان ایک میراث کے سلسلے میں جھگڑا تھا ابھی ہم جھگڑ ہی رہے تھے کہ امام جعفر علیہ السلام کے وکیل مفضل کا اُدھر سے گزر ہوا انہوں نے کچھ دیر رک کر ہم دونوں کو اپنے گھر بلالیا اور اپنے پاس

سے چار سو درہم دیکر ہمارے درمیان جھگڑا ختم کرا دیا۔ پھر انہوں نے کہا یہ مال میرا نہیں تھا جو میں نے تمھیں دیا ہے بلکہ یہ مال میرے مولا امام جعفر صادق علیہ السلام کا تھا۔ انہوں نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ جب بھی میرے اصحاب میں جھگڑا ہو جائے تو میرے مال کے ذریعے اُن کا جھگڑا دور کر دیا کرو۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ صُلح، مصالحت کتنی اچھی چیز ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ یہ کام نماز، روزے سے زیادہ افضل ہے۔ حالانکہ عام طور پر یہ کام مستحب ہے جبکہ نماز، روزے واجب ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ نماز، روزے سے آدمی کی ذات بہتر بنتی ہے۔ جبکہ صُلح اور مصالحت کرانے سے پورا معاشرہ بہتر بنتا ہے۔ اور پورے معاشرے میں نماز، روزے عام ہوتے ہیں۔ مسلمان کا آپس میں مل جل کر رہنا نہ صرف آخرت کے اعتبار سے اہم ہے بلکہ دنیوی اعتبار سے بھی مفید ہے۔

جنگ میں جھوٹ

بعض رواتیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کافروں سے جنگ میں جھوٹ بولنے کی وجہ سے اُن پر غلبہ حاصل ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہے۔

بیوی سے وعدہ

شوہر اپنی بیوی سے جھوٹا وعدہ کرلے یعنی جب کسی کی بیوی کسی چیز کا مطالبہ کرے تو وہ اُس سے وعدہ کرلے کہ ہاں فلاں چیز تمھیں دوں گا حالانکہ اُس کو پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

لیکن اس قسم کے جھوٹے وعدے کا جائز ہونا مشکل ہے اگرچہ بعض ضعیف روایتیں ایسے جھوٹے وعدے کے جائز ہونے کو بیان کرتی ہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ اگر وہ بیوی سے جھوٹا وعدہ نہیں کریگا تو گھر میں لڑائی ہو جائے گی یا اس کی بیوی سخت ناراض

ہوگی یا خدانخواستہ جھوٹ نہ بولنے کی وجہ سے طلاق ہو جائے گی تو پھر ایسی مجبوری کی صورت میں جھوٹا وعدہ کر لینا جائز ہے۔

عبادت اور جھوٹ

اگر کوئی شخص رب العالمین سے اظہارِ بندگی کرتے ہوئے کہے ایاک نعبدو وایاک نستعین

(ترجمہ) یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں)

لیکن دن رات مال، دولت کی پوجا کرتا رہے اور اپنا پیٹ بھرنے اور جنسی شہوت کو پورا کرنے کے علاوہ اس کی زندگی کا کوئی اور مقصد نہ ہو تو کیا آپ اُسے سچ کہیں گے؟ ایاک نعبدو وایاک نستعین کہہ کر اس کی مخالفت کرنا کیا جھوٹ نہیں ہے؟

اقرارِ رسالتؐ وامامتؑ اور جھوٹ

اس طرح جب کوئی شخص کہے وبحمدٍ نبیاً وبالقرآن کتاباً وبعلي اماماً یعنی میں اس سے خوش ہوں کہ حضرت محمدؐ میرے نبی ہیں اور قرآن مجید میری کتاب ہے اور حضرت علی علیہ السلام میرے امام ہیں اور یہ سب میری ہدایت ورہنمائی کیلئے ہیں۔ زبان سے تو یہ کہے لیکن مقام عمل میں خواہشاتِ نفسانی اور شیطان کو اپنا رہنما قرار دے اور انہی کی پیروی کرے۔ قرآن اور اس کے احکامات کی طرف توجہ تک نہ دے۔ آئمہ کے ارشادات کو نظر انداز کر دے تو ایسا شخص بھی جھوٹا ہے۔

امامؑ سے جھوٹ

امام علیہ السلام سے جھوٹ بولنے کی مثال یہ ہے کہ زیارتِ امامؑ میں کہے

اخذبقولکم عامل بامرکم مطمع لکم یعنی اے آئمہ طاہرین معصومین علیہم السلام میں آپکے اقوال کو قبول اور آپکے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنے والا ہوں اور آپؑ کا اطاعت گزار ہوں۔ اس کے بعد ان پر عمل نہ کرے بلکہ خواہشاتِ نفس پر عمل کرے۔ ایسا شخص شیطان ہے اور اس کا امامؑ سے جھوٹ ظاہر ہے۔ اسی طرح جب آئمہ سے مخاطب ہوکر یہ کہتا ہے کہ التارک للخلاف علیکم یعنی اے آئمہ طاہرینؑ آپ کے مخالفین کو ترک کرنے والا ہوں حالانکہ عملی طور پر ایسا نہیں کرتا تو کیا ایسا شخص امام سے جھوٹ نہیں بول رہا؟

ہر شخص کے مختلف مراتب

وہ اشخاص جو قرآن اور دعاؤں کے معنی کو سمجھتے ہیں انہیں جان لینا چاہیے کہ ان کے مختلف درجات ہیں۔ سب سے اعلیٰ درجات پر آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں جو مکمل طور پر ان کے مفاہیم معنی کو سمجھتے ہیں اور اکثر مومنین اس مقام ومرتبہ تک نہیں پہنچ سکتے تو پھر بھلا ان کے بارے میں کیسے یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ لہذا ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ انشاء اللہ مومنین جھوٹ نہیں بول رہے ہیں۔ مثال کے طور پر تمام مومنین خوفِ خدا رکھتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وخافون ان کنتم مؤمنین

(ترجمہ) اگر تم سچے مومن ہو تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو (سورۂ آل عمران ۳، آیت ۱۷۵)

اسی طرح تمام مومنین خدا سے امید رکھتے ہیں۔ ان کے بھی مختلف مراتب

ہیں اور یہ مراتب، درجات آئمہ علیھم السلام کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مؤمنین تزکیہ نفس کی اس منزل پر نہیں ہوتے لہذا وہ خواہشاتِ نفسانی کا شکار ہو جاتے ہیں اس لئے وہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اُن سے خداوندِ عالم کے احکامات کی اطاعت کرنے میں بھول چوک ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ دُعائے ابو حمزہ ثمالی میں ہے **الھی لم اعصیک حین عصیتک وانا بربوبیتک جاحد ولا بامرک مستخف ولا لعقوبتیک متعرض ولا یوعیدک متھاون ولکن خطیئة عرضت لی وسولت لی نفسی وغلبتنی ھوانی**

(ترجمہ) یعنی خداوند میں نے جو گناہ کیے ہیں وہ اس لئے نہیں کیے کہ میں خدا کا انکار کرنے والا تھا اور میں نے اس وجہ سے گناہ نہیں کیے کہ تیرے حکم کو معمولی سمجھتا تھا اور نہ ہی تیرے عذاب کو کمتر سمجھ کر میں نے گناہ کیے ہیں بلکہ میں نے اپنی غلطی، کاہلی، نفس پرستی اور غرور کی وجہ سے گناہ کیے ہیں۔

یقین اور انحراف

خدا پر ایمان اور اس کے عذاب کا خوف اگر انسان میں پایا جائے تو اس کے باوجود خواہشاتِ نفسانی کے غالب آجانے کی وجہ سے وہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ اگر کوئی خدا پر یقین رکھے تو کوئی گناہ نہ کرے۔ بہت سے لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں کہ مرے ہوئے انسان اور جمادات میں کوئی فرق نہیں ہے اس کے باوجود بھی انسان رات کی تاریکی میں میت کے ساتھ کمرے میں اکیلا نہیں رہ سکتا بلکہ اسے خوف ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو شخص بھی پروردگارِ عالم سے سچے خوف کی تمنا کرے

یعنی ایسے خوف کی دُعا کرے جو اُسے تمام گناہوں سے بچائے تو خداوند عالم اس کے دل میں سچا خوف پیدا کر دیتا ہے اور اس کے خوف کے درجات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس طرح کہ عبودیت اور اطاعت کے درجات کوشش کے نتیجے میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

روایت میں آیا ہے کہ **من جد وجد** یعنی جو شخص بھی کسی چیز کو چاہے اور اس کیلئے کوشش کرے تو وہ اس کو پالیتا ہے۔

جی ہاں! مطلق طور پر ہر اعتبار سے صادق ہونا آئمہ معصومین علیہم السلام کو ہی زیب دیتا ہے۔ یہی وجہ تو ہے کہ **وکونو امع الصادقین** اور سچوں (صادقین) کے ساتھ ہو جاؤ۔ (سورۂ توبہ ۹، آیت ۱۱۹)۔

آخر میں، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ کتاب ہم سب کی اصلاح کرنے میں مددگار ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اکرمؐ اور معصومینؑ کے اقوال پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

دُعاگو

مختار حسین ثقفی

سلسلۂ تربیتِ اسلامی کی کتابیں

ناشر محمد امین مرچنٹ (وکیل)
آیت اللہ سیستانی مدظلہ العالی

شمار نمبر	کتب	مصنف	مطبع
1	آدابِ میت	مولانا محمد علی شاہ حسینی	علمدار پرنٹرز
2	غیبت	مولانا اصغر علی جوادی	امیہ اکیڈمی
3	عفوو درگزر	مولانا محمد عباس شاکری	امیہ اکیڈمی
4	عزاداری (سید الشہداء امام حسین علیہ السلام)	مولانا محمد جواد نوری	امیہ اکیڈمی
5	آدابِ نکاح و طلاق	مولانا سید مصطفیٰ حسینی	امیہ اکیڈمی
6	حقوقِ زوجیت	مولانا سید محمد عباس جعفری	امیہ اکیڈمی
7	حقوقِ والدین اور اولاد	مولانا جعفر علی سبحانی	تقی پرنٹرز
8	غناء اور موسیقی	مولانا عباس مہدی مجاہدی	تقی پرنٹرز
9	خمس	مولانا محمد علی ممتاز / مولانا شاہ حسین عسکری	امیہ اکیڈمی
10	اجتہاد و تقلید	مولانا محمد علی ممتاز / مولانا غلام عباس عارفی	اے ایم پرنٹرز
11	دُعا	مولانا غلام اصغر شمسی	امیہ اکیڈمی
12	جھوٹ	مولانا مختار حسین ثقفی	اے ایم پرنٹرز

حضرت آیت اللہ العظمیٰ

سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ العالی